

تاریخچه

مسجد جمکران مقدس



مسجد جمکران تحقیقاتی اداره

نام کتاب مسجد مقدس مجران کی مختصر تاریخ

مؤلف داعیہ تحقیقات مسجد مقدس مجران

ناشر اشاعت مسجد مقدس مجران

تعداد ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

مطبوعہ اعتماد پریس

نوبت اول

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مسجد حکبران کی داستان

حکبران کی مقدس و پر سکون مسجد کی بنیاد گزراہی کی داستان کوشیوں کے بڑے بڑے محدثین و مورخین نے اپنی کتابوں میں جناب حسن بن شاذان حکبرانی سے جو کہ درست اندیش نیک کردار محب اہل بیت تھے، اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۳ھ ق ۷۷۰ء رمضان المبارک شعل کی شب تھی، میں حکبران گاؤں میں اپنے گھر سو رہا تھا، آدھی رات گزر چکی تھی کہ چانک کچھ لوگ میری سرائے میں وارد ہوئے، مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگے حسن اٹھو! اور اپنے مولا حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہو،

میں اٹھا تاکہ خود کو دیدار کے لئے آمادہ کروں، میں نے کہا: اتنی مہلت دیجئے کہ لباس پہن لوں، تاریکی اور سرمسگی کی حالت میں پہننے کے لئے، لباس اٹھایا، انہوں نے آواز دی، حسن اس لباس کو نہ پہنو! یہ تمہارا نہیں ہے، میں نے اسے رکھ دیا اور اپنا لباس پہن لیا، اس کے بعد پانچامہ اٹھایا کہ پھر نہ آئی یہ پانچامہ بھی تمہارا نہیں ہے، اپنا پانچامہ اٹھاؤ، اسے بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا لباس پہنا،

اس کے بعد دروازہ کھولنے کے لئے میں کلید تلاش کرنے لگا پھر آواز آئی، حسن دروازہ کھلا ہوا ہے، جب میں دروازہ چلایا تو بزرگوں کی ایک جماعت کو دیکھا، سلام کیا انہوں نے بھی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ جواب دیا اور میری تحسین کی، انہوں نے میری اس جگہ کی طرف راہنمائی کی جہاں اس وقت مسجد حکبران ہے، جب میں نے خود سے دیکھا تو وہاں ایک تخت نظر آیا کہ جس پر بہترین چادر چھپی اور فخر کا ٹھیکے لگے تھے،

اس تخت پر ایک باوقار تیش سا جوان بیٹھا تھا، اس مہل بلساط پران کے پاس
 ہی ایک سن رسیدہ بزرگوار بھی بیٹھے جوان کے سامنے ایک کتاب پڑھ رہے تھے اور
 عین اسی وقت ان کے اطراف میں ساٹھ آدمیوں سے زیادہ کہ جن میں سے بعض نے سفید
 اور بعض نے سبز لباس پہن رکھے تھے نماز و دعا میں مشغول تھے۔

(مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ جوان امام زمانہ علیہ السلام ہیں اور وہ بزرگوار حضرت
 خضر علیہ السلام ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے بیٹھنے کے لئے فرمایا: اس وقت امام زمانہ نے
 فرمایا: حسن! تم اس زمین کے کاشتکار حسن بن مسلم کے پاس جاؤ اور اس کے کہو
 کہ تم پانچ سال سے اس زمین میں کھیتی کر رہے ہو لیکن ہم اسے خراب کر دیتے ہیں یہ
 زمین بہت اچھی ہے اور خدا نے اسے برگزیدہ کیا اور اسے سرفراز کیا ہے اس سال
 ہمیں تم اس میں کھیتی کرنا چاہیے جو مالانکہ اس کا تمہیں حق نہیں ہے۔ اس زمین
 سے ابھی تک تم نے جتنا فائدہ اٹھایا ہے اسے واپس کرو تاکہ اس جگہ مسجد بنائیں۔

اس غلط کام کی سزا میں، جو کہ تم نے انجام دیا اور اس زمین کو اپنی زمین
 میں شامل کیا، تمہارے دو بیٹے لے لئے لیکن تمہیں ہوش نہیں آیا اگر اب ایسا کرو گے
 تو خدا کی طرف سے تمہیں ایسی سزا ملے گی جس کے بارے میں تم نے سوچا بھی نہ ہو گا۔
 میں نے آپ کی دل نشین باتیں سن کر عرض کی، اے میرے آقا و مولا اس

پیغام کے لئے میرے پاس کوئی علامت ہونی چاہیے کیونکہ علامت کے بغیر لوگ میری
 بات کو قبول نہیں کریں گے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم یہاں ایک نشانی چھوڑ جائیں
 گے جو تمہاری بات کی تصدیق کرے گی، تم جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچا دو!



مسجد بگرامن کاشمالی دروازہ



مسجد کے قبة کا اندرونی منظر



مسجد کے شمالی رواق کا منظر



مسجد کے کتابخانہ کا سرونی منظر



سنگ مرمر سے مزین مسجد کا اندرونی منظر



مسجد کا نقش و نگار شدہ محراب



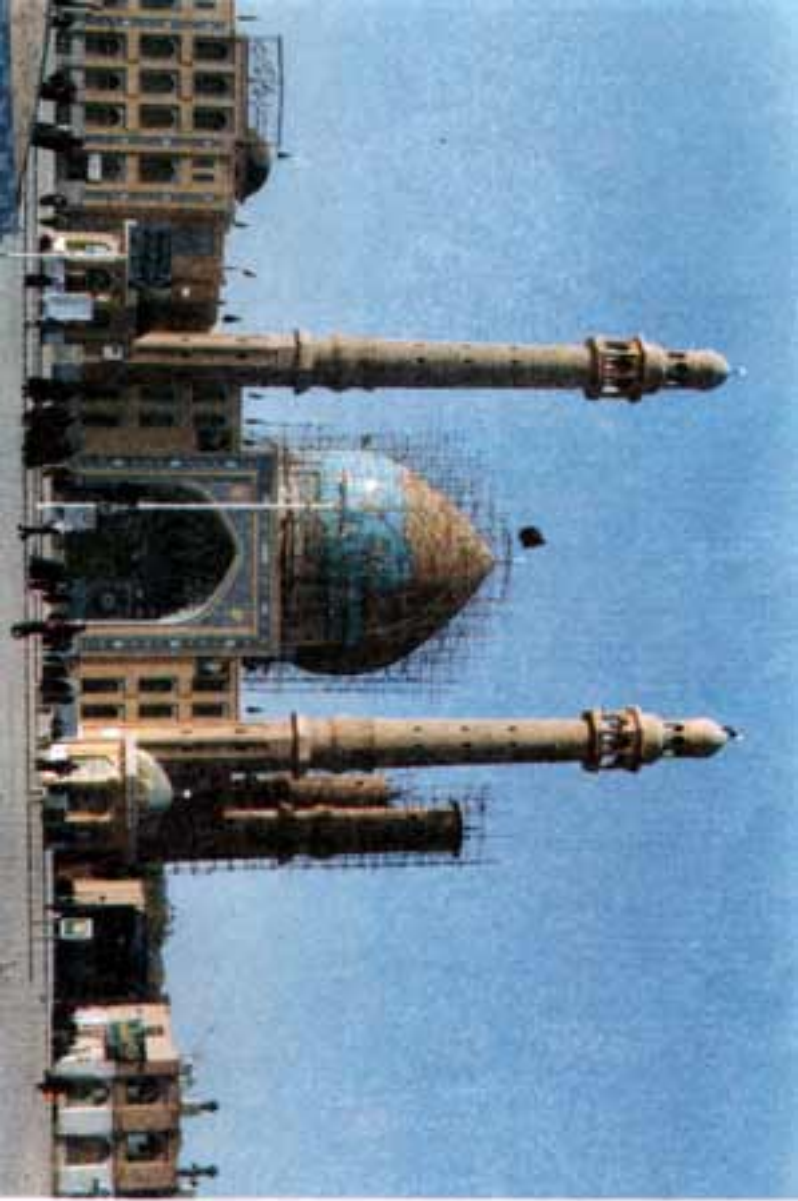
مسجد کے مغربی رواق کے نقاشی کا ایک نمونہ



محراب کے رواق کی نقاشیوں کا نمونہ



مسجد کے اندرونی حصہ میں نقش و نگار کا منظر
Presented by www.ziaraat.com



مسجد نگران

مسجد حبران کی بنیاد کا حکم

اس کے بعد فرمایا: پہلے سید ابوالحسن کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ آئیں اور اور حسن بن مسلم کو بلائیں اور چند سال کا منافع ان سے وصول کریں اور مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور بقیہ منارج کے لئے «رہتی» جو کہ «اردو حال» میں ہماری ملکیت ہے، سے لائیں اور مسجد کی تعمیر کو مکمل کریں «قریہ رہتی» کا نصف حصہ ہم نے اس مسجد کے لئے وقف کیا ہے، ہر سال اس کی آمد لائیں اور مسجد کے امور میں خرچ کریں۔

مسجد حبران کے آداب

گوگوں سے کہو کہ وہ اس جگہ آئیں اور اس کو مستقر سمجھیں اور یہاں چار رکعت نماز پڑھیں

۱۔ پہلے دو رکعت تحیت مسجد کی نیت سے پڑھیں، نماز کا طریقہ یہ ہے، سورہ حمد کے بعد ہر رکعت میں سات مرتبہ سورہ اخلاص «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» پڑھیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو بھی سات مرتبہ ادا کریں۔

۲۔ مسجد کی نماز تحیت سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز «صاحب الامر» کی نیت سے پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے: نیت کے بعد سورہ حمد شروع کریں اور «وَايَاكَ نَعْبُدُ وَآيَاكَ فَشَعِين» تک پڑھیں اور اسی جملہ کو سات مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد سورہ حمد تمام کریں اور اس کے بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» پڑھ کر رکوع میں جائیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو سات بار دہرائیں اور دوسری رکعت کو بھی اسی طرح بجالائیں۔

نماز تمام کرنے کے بعد ایک تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ) کہیں اس کے بعد تسبیح جناب غافلہ نہرا «سلام اللہ علیہا» پڑھیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور

شوم تہہ پیغمبر اور آپ کی آل پر درود بھیجیں۔

اس کے بعد امام عیلاسلام نے فرمایا: جو شخص اس جگہ دو رکعت نماز پڑھے گا اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے۔

میں پیغام پہنچانے کی غرض سے چلا ابھی کچھ دور نہیں چلا تھا کہ مجھے دو بارہ طلب کیا اور فرمایا: حسن: جعفر کاشانی چرواہے کے گلہ میں ایک پربال ابلق بکری ہے اس میں سیاہ و سفید کی سات علامتیں ہیں، ایک طرف تین علامتیں ہیں اور دوسری طرف چار ہیں، تم لوگوں کی مدد سے اپنے ذاتی پیسے سے اس بکری کو خرید لو اور کل رات اسے یہاں لاکر ذبح کرو بدھ کے دن ۱۸ رمضان کو اس کا گوشت بیماروں میں تقسیم کرو کہ خدا اس گوشت کے وسیلے انھیں شفاء عطا کرے گا۔

یہ علامتیں سننے کے بعد میں اپنے گھر کی طرف پہنچا پوری رات فکر میں گزار گئی یہاں تک کہ صبح نمودار ہوئی میں نے نماز ادا کی اور اپنے فریضہ کی انجام دہی کا آغاز کیا چونکہ ہمارا مقصد داستان کا خلاصہ بیان کرنا ہے اس لئے حسن بن مشہد کی زبانی نقل کئے جانے والے قصہ سے چشم پوشی کرتے ہیں خلاصہ یہ کہ حسن بن مشہد گزشتہ شب کا ماجرہ اپنے دوست علی بن منذر سے بیان کرتے ہیں اور وہ دونوں اس مقدس جگہ پر جاتے ہیں جہاں گزشتہ شب میں اسے لے گئے تھے معاینہ کے بعد ان علامات کو دیکھا کہ جن کے بارے میں امام زمانہ عیلاسلام نے فرمایا تھا اور وہ علامتیں عبارت ہیں زنجیروں اور کیلوں سے کہ جن کو نصب کر کے مسجد کی حدود کو معین کیا گیا تھا۔

اس کے بعد وہ تم آتے ہیں "سید ابوالحسن" کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے منظر ہیں کیوں کہ گزشتہ شب خواب میں سارے واقعہ کی خبر دے دی گئی تھی۔

پھر وہ باہم جھگڑاں جاتے ہیں درمیان راہ جعفر کاشانی چرواہے کا گلہ دیکھتے ہیں جیسے ہی حسن بن شدہ گلہ کے پاس جاتے ہیں دیکھتے ہیں وہ بکری جس کی علامات امام زمانہ علیہ السلام نے فرمائی تھیں گلہ کے پیچھے پیچھے ان کی طرف آرہی ہے وہ بکری کو پکڑتے ہیں اور جعفر کے پاس جاتے ہیں تاکہ اس کی قیمت ادا کریں اور جعفر تعجب کے ساتھ قسم کھاتا ہے کہ میں نے آج تک اس بکری کو نہیں دیکھا تھا۔

اس طرح بکری کو اس جگہ لاتے ہیں جہاں لانے کا حکم ملا تھا ذبح کرتے ہیں، بیماروں کو دیتے ہیں کہ سب کو شفا نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسجد جھگڑاں کا نقشہ بناتے ہیں، اور اس کی بنیاد رکھتے ہیں اور ردع حال، کے اموال و منافع اور املاک سے چھت ڈالتے ہیں اور زنجیروں اور کیلوں کو جو کہ مخصوص انداز میں آراستہ تھیں د ابو الحسن، اپنے گھر لے جاتے ہیں کہ جب بھی با عقیدہ و با اخلاص بیمار انھیں پکڑتے تھے خدا رخصا سے شفا پاتے تھے۔

سید ابو الحسن مرحوم کے انتقال کے بعد بان کے بیٹوں میں سے ایک بیمار ہو گیا اور شفا یابی کے لئے اس صندوق کے پاس گیا جس میں وہ زنجیر اور کلیں تھیں تاکہ اس سے بدن مس کر کے خدا سے شفا طلب کرے لیکن دیکھا کہ صندوق خالی ہے، بہت تلاش کیا لیکن نہیں مل سکیں۔

حسن بن شدہ جھگڑاں کے دیدار مسجد جھگڑاں بنانے کا حکم، کی داستان، بحار الانوار ج ۵۳ ص ۲۳، عبقری الحسان ج ۲ ص ۱۳۳، نجوم الثاقب ص ۱۳۳، الزام النصب

ج ۲ ص ۵۵

مسجد جھگڑاں
شعبہ تحقیقات
قم